السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض آئمہ رمضان کے آخری عشرہ میں رات کے پہلے حصہ میں بھی وتر پڑھتے ہیں۔ اور پھر رات کے آخری حصہ میں بھی اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وتر کو دوبارہ پڑھنا جائز نہیں حدیث میں آیا ہے کہ:

«لاوتران فی لیلۃ» (سنن ابی داود)

''ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں''

اس لئے کہ رات کی نماز کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ وتر ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی طاق ہے اور وہ طاق کو پسند فرماتا ہے۔ لہذا رات کو تین یا پانچ یا سات یا نو وغیرہ کی تعداد میں وتر کو پڑھا جائے۔ اگر کوئی شخص حرم میں امام کے ساتھ تراویح پڑھے تو اسے اجازت ہے کہ امام کے ساتھ پڑھے ہوئے وتر کو اس طرح شفع (جفت) بنا لے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ایک ررکعت اور پڑھ لے اور پھر رات کے آخری حصے میں نماز تہجد کے بعد وتر پڑھے تو یہ افضل ہے۔ تاکہ آخری نماز وتر ہو۔ اور اگر تراویح کے بعد امام اول کے ساتھ اس نے وتر پڑھ لیے ہوں تو پھر آخری نماز شفع (جفت) ہونی چاہیے تاکہ ایک رات میں دو دفعہ وتر نہ ہوں۔ واللہ اعلم۔ (شیخ ابن جبرین رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1]

صفحہ نمبر 450

محدث فتویٰ